فرض تعلیم عام کریں

آؤ مل کر کام کریں

# خیر الناس من ینفع الناس

لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کیلئے نفع کا باعث ہو

(حدیث)

# خطبہ جمعۃ المبارک


خصوصی کاوش

جماعت علماء اہلسنت لاہور

رابطہ نمبر

0308-0453730, 0321-7268527, 0321-7268528

خطبہ جمعہ: 16 جولائی 2021ء

عنوان: **سنت قربانی اور اعتراضات**

تحقیق و تخریج: حافظ مدثر فاروق (پی ایچ ڈی اسکالر)

پروف ریڈنگ: مفتی محمد اعجاز احمد رضوی (فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ)

نظر ثانی: علامہ مفتی محمد رضوان رضا علوی (ایم فل اسکالر)

شرفِ اشاعت: جماعت علمائے اہلسنت لاہور

خصوصی معاونین مفتی محمد ریحان رضا علوی، مفتی محمد ظفر خان چشتی چترالوی، مفتی محمد وسیم اکرم مبارکپوری، مفتی محمد نوید انجم سیفی نقشبندی، مفتی محمد رمضان قادری، مفتی محمد ابو بکر سیفی نقشبندی، مفتی محمد اشفاق چشتی، مفتی عبد الرحمٰن، مفتی عمیر شریف چشتی، مفتی محمد عثمان، مفتی محمد جنید، مفتی محمد نعیم اللہ مجددی، مفتی محمد کاشف عبد اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ جماعت علمائے اہلسنت لاہور کے زیر اہتمام جید علمائے کرام اور مفتیان عظام کی سرپرستی میں جمعۃ المبارک کے خطبات بڑی محنت سے تیار کیے جاتے ہیں۔ ہمارا مقصود صرف اللہ ورسول ﷺ کی رضا اور انکے پیغام کو اسکے بندوں تک پہنچانا ہے۔ یہ جتنا بھی کام ہے فقط اللہ ورسول ﷺ کا فضل واحسان ہے اور اس میں جتنی بھی کمی یا کوتاہی ہے وہ ہم ناقص لوگوں کے سبب ہے۔ آپ خطبہ جمعۃ المبارک کا مطالعہ فرمائیں اور اسکو زیادہ سے زیادہ اللہ ورسول کی رضا کیلئے دوسروں کا بھیجیں اور جو غلطیاں یا قابل اصلاح عمل ہو اسکی بہتری کے لیے نیچے دیے گئے رابطہ نمبرز پر ہماری اصلاح فرمائیں۔ اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ پاک آپکا حامی وناصر ہو

والسلام مع الاکرام

شعبہ نشرواشاعت جماعت علمائے اہلسنت لاہور مرکزی دفتر جامع مسجد مکی نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

03080453730-03217268527-03217268528

# سنت قربانی اور اعتراضات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ تَبَارَکَ فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (ولكل أمة جعلنا منسكا ليذكروا اسم الله على ما رزقهم من بهيمة الأنعام ) صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الرَّؤُوْفُ الرَّحِیْمُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی شَانِ حَبِیْبِہٖ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَامَحْبُوْبَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

## ☆سنت قربانی اور اعتراضات:

غیر مسلم اقوام کی جانب سے ہمیشہ اسلامی مسلمات، اسلامی عبادات اور عقائد اسلام پر اعتراض اور کچھ جدت پسند مسلمانوں کی جانب سے اسلامی عقائد اور احکامات میں شبہات کا سلسلہ چلتا رہا ہے موجودہ دور میں چوں کہ ذرائع ابلاغ کی کثرت ہے تو ان اعتراضات اور شبہات کی بھی بے پناہ بہتات ہو چکی ہے، ان اعتراضات کرنے والے غیر مسلم اقوام کے علاوہ مسلمانوں میں سے خود کو روشن خیال کہلانے والے جدت پسند، جدید تعلیم یافتہ (اور درست الفاظ میں جاہلیت اور جاہلوں سے متاثر) لوگوں کا بھی اس میں بہت بڑا حصہ ہے جن کو نہ دینی علم حاصل کرنے کی فرصت ہے اور نہ وہ لوگ علماء سے رابطہ رکھتے ہیں اور نہ ہی جاننا چاہتے ہیں کہ اسلام کیا ہے اور اس کی تعلیمات کیا ہیں اور اس کی خوبیاں کیا ہیں؟ دین اور علم سے ان کی اس بے رخی اور دوری کا نتیجہ ہوا کہ غیر مسلم لوگوں کی طرف سے جو بھی اسلام پر اعتراض ہوتا ہے، ان اعتراضات سے سب سے پہلے ہی پڑھے لکھے لوگ متاثر مرعوب ہوتے ہیں حتی کہ ان کی ہاں میں ہاں ملاتے رہتے ہیں۔

☆ کبھی چار نکاحوں پر اعتراض تو کبھی طلاق ثلاثہ پر کبھی حلالہ پر تو کبھی عورتوں کے حق میراث پر کبھی اسلامی نظام تعلیم پر کبھی نظام اقتصاد پر کبھی چوروں کے ہاتھ کاٹنے پر کبھی مسئلہ رجم پر یہاں تک کہ ذبح حیوانات پر بھی ان عقل

کے دشمنوں کو اعتراض ہو جاتا ہے؛ جب کہ دنیا کے ہر مذہب اور ہر طبقے کے لوگوں میں ہر دور میں اس کا رواج رہا ہے۔

## ⭑کیا قربانی صرف اسلام میں ھے؟

معاندین اسلام یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام میں قربانی کی عبادت کیوں مشروع ہے؟

ان کے اعتراض سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ قربانی کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ اس کا رواج صرف اسلام میں ہے۔ حالاں کہ تاریخ مذاہب عالم پر نظر ڈالنے سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ تمام قوموں اور مذہبوں میں قربانی کا رواج رہا ہے، چاہے وہ مذاہب حقہ ہوں یا باطلہ۔ اور اس بات پر قرآن مجید خود دال ہے،

چنانچہ ارشاد ربانی ہے:ولکل أمة جعلنا منسکا لیذکروا اسم اللہ علی ما رزقھم من بھیمة الأنعام

ترجمہ: اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی اس غرض کے لیے مقرر کی ہے کہ وہ ان مویشیوں پر اللہ کا نام لیں جنھیں اللہ نے ان کو عطا فرمایا ہے۔

قرآن مجید کی اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ قربانی فقط امت مسلمہ کا کوئی خاص عقیدہ یا عمل نہیں، بلکہ ہر زمانے میں ہر قوم کو قربانی کا حکم دیا گیا تھا اور وہ لوگ اس پر عمل پیرا تھے۔ قرآن مجید اسی بات کو ثابت کرتے ہوئے ایک دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔واذ قال موسی لقومة ان اللہ یامر کم أن تذبحوا بقرة

ترجمہ: اور جب کہا موسی نے اپنی قوم سے، اللہ فرماتا ہے تم کو کہ ذبح کرو ایک گائے کو۔)(البقرہ:۶۷)

ایک اور جگہ اللہ پاک کا ارشاد ہے:واتل علیھم نبا ابنی ادم بالحق ، إ ذقربا قربانا فتقبل من أحدھما ولم یتقبل من الأخر......الخ

ترجمہ: اور اے پیغمبر ﷺ ان کے سامنے آدم کے دو بیٹوں کا واقعہ ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سناؤ۔ جب دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی تھی اور ان میں سے ایک کی قربانی قبول ہوگئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی۔ اس دوسرے نے پہلے سے کہا کہ میں "قتل کر ڈالوں گا" پہلے نے کہا کہ اللہ تو ان لوگوں سے قربانی قبول کرتا ہے، جو متقی ہوں۔)

(المائدہ۲۷)

ان تمام تر آیتوں اور دوسرے دلائل سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ قربانی صرف اسلام ہی میں مروج نہیں بل کہ دوسری امتوں اور دوسری قوموں میں بھی اس کا رواج رہا ہے اور آج بھی موجود ہے۔

## ⭑ذبح حیوانات کیا ہے رحمی ہے؟

اس ضمن میں بعض غیر مسلم قوموں کی طرف سے اسلام پر ایک اور اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام بڑا ہی بے رحم مذہب ہے اور اللہ رب العزت کے نام پر جانوروں کی قربانی کو رحم کے منافی اور حیوانیت گردانتے ہیں۔

قربان جائیں اس پروردگار پر جس نے اس کائنات میں عدل کا ایک عظیم نظام قائم فرمایا اور شریعت محمدیہ ﷺ کے ذریعے جہاں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تعلیم دی، وہیں حقوق حیوانات کی بھی تعلیم دی ہے۔ اگر اسلام بے رحم مذہب ہوتا تو کبھی جانوروں کے حقوق کی تعلیم نہ دیتا بلکہ اجازت دیتا کہ ان کے ساتھ جیسا چاہے معاملہ اور برتا کرو خواہ سخت ہو یا نرم؛ حالاں کہ اسلام چیخ چیخ کر یہ کہتا ہے کہ جانوروں کے حقوق کا لحاظ رکھو، ان پر بے جا سختی مت کرو، جو کام ان کے متعلق ہو وہ ان سے لو اور ان کو راحت پہنچاؤ، طاقت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ ڈالو، اور جب ان پر سفر کرو تو دوران سفر ان کو گھاس چرنے کی مہلت دو اور ان کو ہانکتے ہوئے گالی نہ دو، اپنی منزل پہنچ کر جانور کو زین سے الگ کردو. کسی اور کام میں لگنے سے پہلے ان کے کھانے کا انتظام کرو، اس کے علاوہ اور بھی بہت سے حقوق ہیں جن کی نظیر کسی دوسرے مذہب میں نہیں مل سکتی۔

☆ ایک حدیث میں ہے کہ صحابہ نے ایک مرتبہ رسول اللہ سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مدینہ میں ایک عورت رہتی ہے، جو بہت متقی، بہت پرہیز گار اور تہجد گزار ہے، مگر وہ اپنی بلی کے کھانے کی فکر نہیں کرتی، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ وہ عورت جہنم میں جائے گی۔

☆ ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو پیاس کی حالت میں کہیں جارہا تھا۔ اس نے ایک کنواں دیکھا تو اس سے پانی پیا، پھر جب چلنے گا تو ایک کتے کو دیکھا کہ پیاس سے بیتاب ہے، اس کو کتے پر رحم آیا اور اس نے اسی کنویں سے پانی لاکر کتے کو پلایا۔ یہ سنا کر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس شخص کو کتے پر رحم کرنے کی وجہ سے بخش دیا۔

ان احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ اسلام میں جانوروں کے حقوق بھی مستقل بیان کئے گئے ہیں۔ اور رہی بات ذبح کی تو اسلام میں اس بات کی بھی تعلیم دی گئی ہے کہ جب ذبح کرو تو سب سے پہلے چاقو کو اچھی طرح تیز کر لیا کرو تاکہ بوقت ذبح جانوروں کو تکلیف نہ ہو اور ذبح سے پہلے اس کو اچھی طرح پانی پلا کر سیراب کر دو اور یہ بھی بیان کیا گیا کہ کن جانوروں کو لٹا کر ذبح کرنے سے ان کو تکلیف نہیں ہوتی اور کس جانور کو کھڑا کر کے ذبح کرنے سے تکلیف نہیں ہوتی، کتب فقہ میں فقہاء نے وضاحت کی ہے کہ گائے اور اس سے متعلق جانور اور بکری اور اس سے متعلق جانوروں کو لٹا کر ذبح کیا جائے اور اونٹ کو کھڑا کر کے ذبح کیا جائے تاکہ خون جلدی اور پوری طرح بدن سے نکل جائے اور جانور کا بدن جلد از جلد ٹھنڈا ہو جائے اور یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ ذبح کرو تو جانور کے گلے پر چاقو چلاو، نہ کہ اس کی گردن پر کیوں؟ اس لیے کہ خون کی رگیں گلے کی طرف سے گزرتی ہیں، نہ کہ گردن کی طرف سے، اور یہی حکم دیا گیا کہ جانور کی گردن الگ نہ کرو؛ بلکہ صرف خون کی رگیں کاٹ کر اس کو ٹھنڈا ہونے کے لیے چھوڑ دو،

اللہ اکبر! رحیم ہے اس کی ذات جس نے اسلام میں معتدل، رحم والا عظیم ترین مذہب نازل کیا اور اس پروردگار کا صد ہا شکر کہ ہم کو بھی اس نے اسلام جیسی نعمت سے نوازا۔

☆ اس کے بر خلاف دوسرے مذاہب کے پیروکاروں نے دین کو اس قدر خوفناک اور دہشت و وحشت ناک بنا دیا ہے کہ اس کو دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، ان کے ذبح کو ذبح کہنا ہی غلط ہو گا؛ بلکہ اسکو قتل اور ظلم کہا جا سکتا ہے۔

## ☆ قربانی پر غیر معقول ہونے کا اعتراض اور اس کا جواب:

اسلام پر ایک اور اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ قربانی کا عمل بہت ہی غیر معقول ہے؛ اس لیے کہ اللہ کے نام پر کروڑوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں، مگر اس سے اللہ کا کوئی فائدہ تو نہیں، کیوں کہ اللہ تعالی کو قربانی کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون؟ تو اللہ کو کیا چیز مطلوب ہے؟ اگر ہماری عقل میں کسی شئے کا نہ آنا خلاف عقل ہونے کی دلیل ہے تو ہمارا آپ کا پیدا ہونا، جس طریقے سے ہے، وہ بھی عقل کے خلاف ہے ہماری عقل تو بس کھانے کمانے کی ہے۔ ایسے ہی جیسے کسی بھوکے سے پوچھا تھا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں کہا کہ چار روٹیاں۔ ایسے ہی ہماری عقل صرف اس قدر ہے کھالو اور پی لو اور باتیں بنالو۔ جب اتنی عقل ہے تو اسرار شریعت کہاں مجھ میں آئیں؟!!

ایسے ہی نفس اضحیہ بھی حکمت ہے۔ اگر ہماری عقل میں نہ آئے تو قابل انکار کیسے ہوئی اور اس لیے ہمارے ذمے ضروری نہیں ہے کہ اس حکمت و راز کو بیان کریں تبرعاً بتائے دیتے ہیں کہ وہ یہ اصل میں یہ سنت ابراہیمی کا اتباع ہے اور محبوب کا انفاق مقصود ہے اور وہ صرف جانور ذبح کرنے سے حاصل ہو جاتا ہے گوشت خواہ رکھیں یا تقسیم کریں۔ حاصل یہ ہے کہ قربانی دراصل اللہ کو خوش کرنے کے لیے ایک عمل ہے اور اس میں اللہ کے نام پر جانور کو پیش کرنا ہی مقصود ہے کسی کو گوشت کھلانا مقصود نہیں، جب یہ بات ہے تو قربانی سے وہ مقصود مومن کو اللہ کی رضا حاصل ہو گئی۔ لہذا گوشت کھائیں یا کھلائیں یا نہ کھائیں نہ کھلائیں، ہر صورت میں وہ مقصود ایک مومن کو حاصل ہو جاتا ہے؛ اس لیے قربانی کو غیر معقول کہنا خود ایک غیر معقول بات ہے۔

اللہ تعالی خود فرماتے ہیں: لن ینال اللہ لحومها ولا دماؤها و لکن يناله التقوى منكم....)

ترجمہ: اللہ کو نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے، نہ ان کا خون لیکن اس کے پاس تمہارا تقوی پہنچتا ہے۔ ہم نے یہ جانور اسی طرح تمہارے تابع بنا دیے ہیں، تاکہ تم اس بات پر اللہ کی تکبیر کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی اور جو لوگ خوش اسلوبی سے نیک عمل کرتے ہیں، انہیں خوش خبری سنا دو۔)(سورۃ الحج:۳۷)

## ⋆قربانی پر کچھ اور اعتراضات:

☆ اسی طرح قربانی پر کچھ اور اعتراضات یہ کیے جاتے ہیں کہ: فقط ایک دو دن میں اربوں کھربوں روپے جانوروں کو قربان کر کے برباد کر دیئے جاتے ہیں، جب کہ اس رقم سے ہزاروں لاکھوں اسکول یا کالج بنائے جاسکتے ہیں اور ان سے ملت اسلامی اور دوسری قوموں کو تعلیم دی جاسکتی ہے۔

☆ ہزاروں لوگ ایسے ہیں جن کے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں ہے، وہ بھوکے ہیں، پیاسے ہیں، ان کے لیے کھانے کا انتظام کیا جاسکتا ہے۔

☆ ہزاروں لوگ بے گھر ہیں، ان کے لیے مکانات کا معقول نظام بنایا جاسکتا ہے۔

☆ ہزاروں لڑکیاں جہیز کی وجہ سے بن بیاہی بیٹھی ہیں، ان کی شادی کا بہترین انتظام کیا جاسکتا ہے۔

☆ کتنے ہی لوگ فقیر غریب مسکین ہیں، ان کی امداد کا ایک عظیم الشان طریقہ کار اپنایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح کے اور بھی بے شمار اعتراضات ذبح حیوانات پر کیے جاتے ہیں اور یہ اعتراض دوسروں سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی اور بہنیں

کیا کرتے ہیں۔ بظاہر دیکھا جائے تو یہ اعتراضات بہت ہی معقول و قوی اور امت وملت کے لیے بہت ہی مفید محسوس ہوتے ہیں لیکن اگر نظر غائر سے دیکھا جائے بالکل لچر اور انتہائی بودے نظر آتے ہیں۔

## ☆مذکورہ اعتراضات کے عقلی جواب:

یہاں ہم ان کا جواب دو طریقے سے پیش کرنا چاہتے ہیں: ایک جواب نقلی دلائل کی روشنی میں اور ایک جواب عقلی دلائل کی روشنی میں سب سے پہلے یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ قربانی ایک عبادت ہے اور کسی بھی عبادت کو اس کے طریقے سے بدلنا جائز نہیں؛ بل کہ اسلامی احکام کو اس کی اصلی اور حقیقی حالت پر رکھتے ہوئے اس پر عمل کرنا ضروری ہے، جیسا کہ اعتراض کیا گیا تھا کہ بے جا کروڑوں روپے خرچ کر دئے جاتے ہیں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے مثال پیش کرتا ہوں کہ حج کی عبادت کو لیجئے کہ اس میں بھی لاکھوں کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں اور ہر سال لاکھوں مسلمان جس کے لیے دنیا بھر سے جاتے ہیں، تو یہ کیا کہنا درست ہو سکتا ہے کہ حج کو جانے کے بجائے وہی روپیہ غریبوں کو دے دیا جائے؟ اس سے لڑکیوں کی شادیاں کی جائیں، یا کالج اور اسکول کھولے جائیں؟ اگر کوئی ایسی بات کہتا ہے تو اس کا جواب یہی ہے کہ ایک عبادت ہے، اس میں کوئی تبدیل نہیں کی جاسکتی۔ کیا غریبوں کی خدمت اور ان کی مدد و نصرت کے لیے اللہ کی تمام عبادتیں ختم کر دیں؟

یہاں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ مساجد کی تعمیر میں بھی کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں، کیا لڑکیوں کی شادیوں کے لیے مساجد بنانا بند کر دیں کیا غرباء کی امداد کے لیے مدارس بنانا چھوڑ دیں؟

رہا غرباء و مساکین کی امداد کا مسئلہ تو اسلام نے اس کا نہایت معقول و مضبوط نظام قائم کر دیا ہے۔ زکوۃ، صدقات و عطیہ جات اور کفارات کے ذریعے امداد کی بے شمار شکلیں بنادی ہیں۔ لہذا اس کے واسطے حج یا قربانی کو ختم کرنے کی بات کہنا ایک غیر معقول فکر و نظریہ ہے۔

## ⋆مذکورہ اعتراضات کے عقلی جواب:

اب ہے اس اشکال کا عقلی جواب۔ آپ غور کریں کہ دنیا بھر میں مختلف موقعوں پر تقریبات منعقد کی جاتی ہیں، دنیا کے ہر علاقے میں منعقد کی جاتی ہیں اور ہر طبقے کے لوگ مناتے ہیں، جن میں کروڑ روپے خرچ کر دیے جاتے ہیں۔ جیسے اسکولوں، کالجوں میں ہر سال سالانہ اجلاسات منعقد کیے جاتے ہیں جس میں لاکھوں روپے خرچ کر دیے جاتے

ہیں، دنیا کی ہر کمپنی اپنی کمپنی کا سالانہ بیس سالہ یا پچیس سالہ یا پچاس سالہ پروگرام مناتے ہیں، جس میں بھی کروڑوں روپے خرچ کر دیے جاتے ہیں۔ دنیا بھر میں ہزاروں تحریکات چلائی جاتی ہیں تحریکات ایک مدت تک پہنچنے پر اجلاس منعقد کیے جاتے ہیں، ہر مذہب والے اپنا جشن مناتے ہیں، ہر علاقے والے اپنا جشن مناتے ہیں کئی کئی دن تک جشن مناتے ہیں، یہاں تک کہ ملکی پیمانہ پر تقریبات کی جاتی ہیں، دنیا کا ہر ملک تقریبات منعقد کرتا ہے فوجیوں کے پریڈ منعقد ہوتے ہیں فضائی شو دکھائے جاتے ہیں، ہر سال آزادی، یہ جمہور کا موقع آتا ہے جس میں لاکھوں ہی نہیں، کروڑہا کروڑ روپے خرچ کر دیے جاتے ہیں۔ ان لوگوں سے کہنا چاہیے کہ ان اجلاسات اور تقریبات کو بند کر دیا جائے اور اس میں جو پیسا خرچ کیا جاتا ہے اس سے غریبوں مسکینوں اور فقیروں کی امداد کی جائے اور بن بیاہی لڑکیوں کی اس سے شادی کی جائے، ان پیسوں سے اسکول قائم کیے جائیں، کالج قائم کیے جائیں، یونیورسٹیاں قائم کی جائیں، ہسپتال قائم کیے جائیں اور بھی مختلف کارہائے نمایاں انجام دئے جائیں۔ لیکن آج تک کسی نے ایسی آواز نہیں اٹھائی، آج تک کسی کالج نے یہ نہیں کہا کہ ان اجلاسات کو بند کرو آج تک کسی پروفیسر نے نہیں کہا کہ ان جشنوں کو بند کر دوی کسی سائنسدان نے آواز نہیں اٹھائی کسی ڈاکٹر نے نہیں اٹھائی کسی ملک کے صدر نے نہیں کہا کسی سیاست دان نے یہ آج تک نہیں کہا، کیوں نہیں کہا؟ اس لیے کہ ساری دنیا جانتی ہے کہ جشن منانا ملک کی ایک عظمت کی نشانی ہے جشن منانا اپنے کالج کی عظمت کو دوبالا کرنے کے لیے نمایاں کردار انجام دیتا ہے اس لیے کوئی نہیں کہتا کہ ان تقریبات کو ختم کر کے ان روپیوں کو رفاہی کاموں میں لگایا جائے اور کوئی نہیں کہتا کہ ان جشنوں کو ختم کر کے ملک میں تعلیمی نظام کو مستحکم کیا جائے بلکہ اس کی ضرورت بھی سمجھی جاتی ہے کہ ایسے جلسے کرنے چاہئیں، ایسے پروگرام ہونے چاہئیں، ایسی تقریبات منعقد کی جانی چاہئیں جشن آزادی منانا چاہیے۔ جشن صد سالہ منانا چاہیے جشن منانا چاہیے۔ ان چیزوں کی عظمت کی نشانی ہے اور اس سے محبت کی نشانی اس سے تعلق کی نشانی ہے۔

اب ہم ان لوگوں سے یہ سوال کرنا چاہتے ہیں، جو اسلامی قربانی پر اعتراض کرتے ہیں کہ قربانی کے اندر لاکھوں لاکھ جانور اگر ان کی عظمت و جلالت کے لیے قربان کر دیے جائیں اور مسلمان یہ ثابت کرے کہ میرے دل میں اللہ کی محبت ہے میں اللہ کی عظمت کا قائل ہوں، میں ساری دنیا کو ہیچ سمجھتا ہوں، اصل تو یہ تھا کہ مسلمان اپنی جان قربان کر دیتا اور اپنی اولاد کو قربان کر دیتا لیکن اپنی جان کو اور اپنی اولاد کو قربان کرنے کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے بلکہ

اجازت اس بات کی دی کہ میرے بنائے ہوئے جانوروں کو میرے لئے قربان کر دو، اگر اللہ کی عظمت کے لیے اس کی جلالت کے لیے اور اس کی بزرگی اور بندے کے جذبہ عشق کے اظہار کے لیے جانور قربان کیے جاتے ہیں، تو کیوں ان لوگوں کو اعتراض ہورہاہے۔ اس سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اسلام پر اعتراضات کرنے والوں کے دلوں میں غرباء سے ہمدردی نہیں بلکہ ان کے دلوں میں اسلام دشمنی پنپتی رہتی ہے اور ان کے دلوں میں تعصب ہے، اس کے نتیجے میں کئی لوگ اسلام پر اعتراض کرتے رہتے ہیں مگر ان کا مقصود غرباء کی امداد نہیں ہوتا، ورنہ اعتراض وہاں بھی ہوتا جب کہ ایسے جشنوں میں یہ اعتراض کرنے والے خود ہی شریک ہوتے ہیں اور خود شامل ہوتے ہیں اور اس کو بڑھاوادیتے ہیں، یہاں کیوں ان لوگوں کو غریب یاد نہیں ؟؟؟

☆ جب سپین میں چھری اور نیزوں سے ہزاروں بیل ہلاک ہو جاتے ہیں اور اذیت دیتے ہوئے کہتے ہیں، "یہ تو کھیل ہے! اور جب ڈینمارک میں ہر سال سیکڑوں افراد ہزاروں ڈالفن کو قتل کر دیتے ہیں. (یہاں تک کہ سمندر کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے) وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک "تہوار (مھرجان) ہے! اور جب یہودیوں کا ایک گروہ ہزاروں مرغیوں کو پتھروں پہ ماردیتے ہیں وہ اپنے عقیدے کے مطابق اسی طرح انکے گناہ معاف ہو جاتے ہیں. وہ کہتے ہیں "عقیدہ اور مذہب! اور جب عیسائی بھارتی پرندوں کو ذبح کرتے ہیں نئے سال کے دن اور اسکو وہ اپنا مقبول کھانا کہتے ہیں. لیکن جب مسلمان خدا کے لئے کسی جانور کو قربان کر کے اتنا احتیاط برتے کہ چھری تیز ہو جانور کو چارہ و پانی ڈال کر پھر کوئی اور جانور سامنے نہ ہو اور انکی گوشت دنیا کے مساکین میں تقسیم ہو تو سرخوں اور کفار کے پلے ہوئے سوشل میڈیا پہ نمودار ہوتے ہیں.

وجہ یہ ہے کہ اسلام دین حق ہے اور حق سے شیطانوں کو تکلیف ہوتی ہے. وہاں کیوں غریبوں کا مفاد ان کو نظر نہیں آتا، وہاں رونے چلانے والے ان کے سامنے کیوں نہیں آتے، وہاں بیواؤں کی صورتیں ان کو کیوں نظر نہیں ہیں، وہاں فقروفاقہ میں ڈوبے ہوئے لوگ انھیں کیوں یاد نہیں آتے۔

معلوم ہوا کہ اسلام پر اعتراض کرنے والوں کے دلوں میں کوئی چبھن ہے، ورنہ اعتراض دونوں جگہ ہوتا۔ قربانی کے عمل سے اور بھی بہت سارے فائدے ہوتے ہیں جیسے یہ خدمت خلق کا بھی ایک بہت بڑاذریعہ ہے کہ قربانی کا گوشت اور ان کی کھال وغیرہ غریبوں مسکینوں اور حاجت مندوں کو پہنچتے ہیں سال بھر جن کو گوشت میسر نہیں، ان

غریبوں کو بھی فراوانی کے ساتھ گوشت کھانے کا موقع ملتا ہے اور وہ لوگ کھالوں کو بیچ کر اس سے بھی فائدہ اٹھالیتے ہیں اور جن کے گھروں میں قربانی ہوتی ہے ان کے یہاں بھی کئی کئی ماہ کا گوشت جمع رہتا ہے، اس کی کھال کی رقم سے ان کی متعدد ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ اسی غرض سے قربانی کا گوشت تین حصوں میں تقسیم کرنے کا حکم ہے ایک اپنے لیے دوسرا رشتہ داروں کے لیے اور تیسرا محتاجوں کے لیے۔

**قربانی کی حقیقت کیا ھے**؟ اگر قربانی کی حقیقت پر نظر ہو تو بھی یہ وسوسہ پیدا نہیں ہو سکتا، قربانی تو یادگار ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اپنا بیٹا ذبح کرو، حالانکہ! دوسری طرف خود قرآن کا اعلان ہے کہ قتل کی سزا ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنا ہے، نیز! بچوں کو تو جہاد کی حالت میں بھی قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے، الغرض عقل کبھی بچے اور بالخصوص اپنے معصوم بچے کے قتل کو تسلیم نہیں کر سکتی، لیکن قربان جائیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر کہ انہوں نے اللہ سے یہ نہیں پوچھا کہ اے اللہ! جو بچہ مجھے برسہابرس دعائیں مانگنے کے بعد ملا، آخر اس کا قصور کیا ہے؟! اور اگر قصور ہے بھی تو اس کو مارنے سے کیا حاصل ہو گا؟! نہیں، اس لیے کہ جہاں اور جس کام میں اللہ کا حکم آجاتا ہے وہاں چوں چرا کی گنجائش نہیں رہتی، چاہے نفع نظر آئے یا نقصان۔ دوسری طرف قربانی کے جانور پر آنے والے اخراجات کا جائزہ لیجیے! آج کے اس مہنگائی کے دور میں بڑے جانور میں حصہ لینے کے لیے بیس سے پچیس ہزار روپے کافی ہیں اور اگر چھوٹا جانور لینا چاہیں تو پندرہ سے اٹھارہ ہزار روپے میں کام چل جاتا ہے۔ اس جائزے کے بعد سوچیے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں حکم ہو کہ تمہیں اختیار ہے کہ تم اپنا بیٹا قربانی کے لیے ذبح کرو، یا اس کی بجائے (چند ہزار روپے کا) جانور ذبح کرو، تو بتلائیے کہ کون کس کو ترجیح دے گا؟ یقیناً بیٹے کے ذبح کے مقابلہ میں ہر عقل مند جانور ذبح کرنے کو ترجیح دے گا۔ اب ایک نظر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طرف بھی ڈالیے کہ جب ان کو بیٹا ذبح کرنے کا حکم ملا (اور حکم بھی صراحۃً نہیں ملا، بلکہ خواب میں اشارۃً بتلایا گیا۔ اسکی بھی کافی حکمتیں علماء نے ذکر فرمائی ہیں۔ جیسے کہ اللہ کے نبی ﷺ کا خواب بھی وحی الٰہی ہوتا ہے۔ یا جیسے کہ جو اللہ کا ہو جاتا ہے وہ اشارہ سے ملنے والے کام پر بھی انکار نہیں کرتا جبکہ ہم جیسے لوگ تو واضح احکام ملنے کے باوجود بھی انکو سرانجام نہی دیتے) تو انہوں نے ایک لمحے کے لیے بھی رُک کر یہ نہ پوچھا کہ یاباری عزوجل! اس میں میرے لیے کیا نفع ہے اور کیا نقصان؟! اور ایک ہم ہیں کہ معمولی سا جانور ذبح کرنے کا حکم دیا گیا اور ہم پوچھتے پھرتے ہیں کہ اس میں

میرا کیا نفع ہے؟!اس کے بجائے یہ ہو جائے، وہ ہو جائے، وغیرہ، تو یہ قربانی کی روح کے خلاف ہے، یہ سوال کرنے والا در حقیقت قربانی کی حقیقت سے ہی ناواقف ہے، قربانی کے ذریعے تو یہ جذبہ پیدا کرنا مقصود ہے کہ جب اللہ رب العزت کی طرف سے کوئی حکم آجائے تو ہم اپنی عقل کے گھوڑے دوڑانے کی بجائے اللہ کے حکم کی پیروی کریں، اس کے حکم کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کریں، اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عمل میں اشارہ کیا ہے کہ "فَلَمَّا أَسْلَمَا" جب انہوں نے سر تسلیم خم کر دیا۔۔۔۔الخ۔ تو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ قربانی محض رسم یا دل لگی نہیں ہے، بلکہ اس کے ذریعے ایک ذہنیت دینا مقصود ہے، جسے فلسفۂ قربانی کا نام دیا جاتا ہے، وہ یہی ہے کہ جب اللہ رب العزت کی طرف سے کوئی حکم آجائے تو ہم اپنی عقل کے گھوڑے دوڑانے کی بجائے اللہ کے حکم کی پیروی کریں، اس کے حکم کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کریں۔ سو ضرورت ہے کہ منکرینِ قربانی، ملحدین اور مستشرکین و کفار کے اس زہریلے پروپیگنڈے کے مقابلے میں اہلِ اسلام پُر زور طریقے سے اس حکم پر عمل پیرا ہوں، اسی میں اہلِ اسلام کی خیر و بقا کا راز اور دینِ اسلام کی حفاظت مضمر ہے

ہم نے ان اعتراضات کا مفصل جواب دیا ہے اور دو طریقہ سے دیا، ایک ہمارے مسلمان بھائیوں کے لیے اور دوسرا غیر مسلم اقوام کے لیے۔ اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی ساری امت کو اسلامی احکام اور شعائر اسلام کی عظمت کے ساتھ ان پر مل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ